

## 70290-قربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لیے کیا کچھ ممنوع ہے؟

سوال

حاجی کے لیے دوسرے مسلمانوں پر عشرہ ذوالحجہ میں کیا کچھ کرنا واجب ہے؟  
یعنی کیا قربانی کرنے سے قبل ناخن اور بال کا ٹنے اور مندی لگانی اور نیاباں پہننا جائز نہیں ہے؟

پسندیدہ جواب

جب ذوالحجہ کا چاند نظر آجائے تو جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے بال اور ناخن کا ٹنے یا پھر جلد کا ٹنہ حرام ہے، لیکن اس کے لیے نیاباں زیب تن کرنا اور مندی اور خوشبو لگانا یا پھر بیوی سے جماعت اور مباشرت کرنی حرام نہیں۔

یہ حکم صرف اس شخص کے لیے ہے جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہے اس کے اہل خانہ کے باقی افراد کے لیے نہیں، اور جسے قربانی کرنے کا وکیل بنایا گیا ہے اس کے لیے بھی یہ حکم نہیں  
ہے چنانچہ اس کی بیوی اور بچوں اور وکیل پر یہ اشیاء حرام نہیں۔

اس حکم میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں، اس لیے اگر عورت اپنی جانب سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہو جائے وہ شادی شدہ ہے یہ شادی شدہ نہیں تو عمومی نصوص کی بنا پر اس کے لیے اپنے بال اور ناخن کا ٹنے منع ہیں۔

اور اسے احرام کا نام نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ احرام تو صرف حج یا عمرہ کے لیے ہوتا ہے، اور پھر حرم شخص احرام کی چادریں زیب تن کرتا ہے اور اس کے لیے خوشبو کا استعمال اور بیوی سے جماعت کرنا اور شکار کرنا جائز نہیں، لیکن قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد یہ سب کچھ جائز ہے، صرف اس کے لیے بال اور ناخن کٹوانے اور اپنی جلد کا ٹنی ممنوع ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو تو تم میں سے قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والا شخص اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1977)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"تو وہ اپنے بال اور جلد میں سے کچھ بھی نہ کاٹے" بشرطہ انسان کی ظاہری جلد کو کستتے ہیں۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

"قربانی کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لیے ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد مشروع ہے کہ وہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کاٹے؛ اس کی دلیل بخاری کے علاوہ باقی آئندہ حدیث کی درج ذیل روایت ہے:

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوا بھج کا چاند دیکھ لو اور قربانی کرنا چاہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹو"

اور ابو داؤد اورنسانی کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص بھی قربانی کرنا چاہے تو ذوا بھج کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے"

چاہے اس نے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنی ہو یا کسی کو قربانی کرنے کا وکیل بنایا ہو، لیکن جس کی طرف سے قربانی کی جاری ہے اس کے حق میں ایسا کرنا مشروع نہیں، مثلاً یوں بچے کیونکہ اس کے متعلق کوئی دلیل نہیں، اور اسے احرام کا نام نہیں دیا جا سکتا، بلکہ محروم شخص تو وہ ہے جو حج یا عمرہ یا پھر دونوں کا احرام باندھے "انتہی"۔

دیکھیں: فتاویٰ الجعفریۃ للجعفر العلیمی والافاء (397/11).

مسئل فتویٰ کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

حدیث میں ہے کہ:

"جو شخص قربانی کرنا چاہے یہ اس کی جانب سے قربانی کی جائے تو وہ ذوا بھج کا چاند نظر آنے سے لیکر قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کاٹے"

کیا یہ ممانعت سارے گھروالوں میں چھوٹے سے لیکر بڑے تک کے لیے ہے، یا کہ صرف بڑے کے لیے ہے چھوٹے کے لیے نہیں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"ہمارے علم میں نہیں کہ حدیث کے الفاظ یہی میں جوسائل نے بیان کیے ہیں، بلکہ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ امام مخاری رحمہ اللہ کے علاوہ باقی آئندہ نے جو حدیث روایت کی ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوا بھج کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹاۓ"

اور ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں اور مسلم اورنسانی کے بھی یہی ہیں:

"جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اس کی قربانی کرنا چاہتا ہو تو ذوا بھج کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن اور اپنی جلد نہ کٹاۓ"

چنانچہ یہ حدیث قربانی کرنے والے شخص کے لیے ذوا بھج کا چاند نظر آنے کے بعد سے لیکر قربانی کرنے تک بال اور ناخن کا ٹنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے.

پہلی روایت میں امر اور ترک کا حکم ہے اور اس میں اصل وجوب کا منقضی ہے، اس اصل سے کسی اور معنی میں لینا ہمارے علم میں تو نہیں، اور دوسرا روایت میں کا ٹنے کی ممانعت ہے، اور اس کا تقاضا تحریر ہے یعنی کا ٹنے کی حرمت، اس میں بھی اس معنی کے علاوہ کوئی معنی لینے کی کوئی دلیل ہمارے علم میں تو نہیں.

تو اس سے یہ واضح ہوا کہ یہ حدیث صرف اس شخص کے لیے خاص ہے جو قربانی کرنا چاہتا ہے، اور جس کی جانب سے قربانی کی جا رہی ہے چاہے وہ بھوٹا ہو یا بڑا اس کے لیے اپنے ناخن اور بال کا ٹنے کی کوئی مانع نہیں، اصل میں اس کے لیے جائز ہے، اور اس اصل کے خلاف ہمارے علم میں تو کوئی دلیل نہیں ہے "انتہی".

دیکھیں : فتاویٰ الجمیع الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (426/11).

دوم :

استطاعت نہ ہونے کی بنابر جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا اس کے لیے ناخن اور بال کا ٹنہ حرام نہیں، اور جو شخص قربانی کرنا چاہتا ہو اور وہ اپنے بال اور ناخن کاٹ لے تو اس پر کوئی غدیر لازم نہیں آتا، لیکن اس کے لیے توبہ واستغفار کرنا واجب ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ کرتے ہیں :

جو شخص بھی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اس پر فرض ہے کہ ذو الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے، نہ تو ٹنڈ کرائے اور نہ ہی بال چھوٹے کروائے، اور جو شخص قربانی نہیں کرنا چاہتا اس کے لیے یہ لازم نہیں.

دیکھیں : الحلی ابن حزم (3/6).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کرتے ہیں :

جب یہ ثابت ہو گیا تو پھر ناخن اور بال نہیں کاٹے جائیں گے، اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے توبہ واستغفار کرنا ہو گی، بال اجماع اس پر کوئی فدیر نہیں، چاہے وہ یہ فعل عمد اکرے یا بھول کر

دیکھیں : المغنی ابن قاسم (9/346).

فائدہ :

امام شوکانی رحمہ اللہ کرتے ہیں :

اس نہیں میں حکمت یہ ہے کہ : کامل اجزاء آگ سے آزادی کے لیے باقی رہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ : محروم کے ساتھ تشبیہ کی بنابر.

یہ دونوں وہیں امام نووی نے بیان کی ہیں، اور اصحاب شافعی سے بیان کیا جاتا ہے کہ دوسری وجہ غلط ہے: کیونکہ نہ تو وہ عورتوں سے علیحدہ ہوتا ہے، اور نہ ہے خوشبو اور بس کا استعمال اس کے لیے ممنوع ہے اس کے علاوہ باقی اشیاء جو حالت احرام میں ممنوع ہیں وہ بھی ممنوع نہیں.

دیکھیں : نیل الاوطار (5/133).

واللہ عالم.